سمع اللہ لمن حمدہ مقتدی بھی امام کے ساتھ کہے گا یا نہیں؟

مجیب: مفتی علی اصغر صاحب مدظلہ العالی

فتوی نمبر: Nor:11152

تاریخ اجراء: 17ربیع الثانی 1442ھ/03دسمبر2020ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے سنا ہے کہ مقتدی بھی امام کے ساتھ رکوع سے اٹھتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہے گا۔ یہ بات کہاں تک درست ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ظاہر الروایہ مذہب کے مطابق امام اعظم، امام ابو یوسف اور امام محمد علیہم الرحمہ سب کے نزدیک بغیر کسی اختلاف کے مقتدی کے لیے صرف اللھمّ ربّنا و لک الحمد کہنا سنت ہے، مقتدی سمع اللہ لمن حمدہ نہیں کہے گا۔ البتہ امام کے لیے صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہنا اور منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے۔

امام بخاری علیہ الرحمۃ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا:"اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا: اللھم ربنا لک الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ" ترجمہ: جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے، تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو کہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے مطابق ہوا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(الجامع الصحیح للامام البخاری، جلد1، صفحہ109، مطبوعہ کراچی)

اس کی شرح عمدۃ القاری میں ہے:"انہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم التسمیع والتحمید فجعل التسمیع للامام والتحمید للماموم فالقسمۃ تنافی الشرکۃ" یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تسمیع و تحمید کی تقسیم کی کہ امام کے لیے تسمیع رکھی اور مقتدی کے لیے تحمید، لہذا تقسیم شراکت کے منافی ہے(یعنی نہ امام تحمید کہے گا اور نہ مقتدی تسمیع)۔

(عمدۃ القاری، جلد4، صفحہ530، مطبوعہ ملتان)

فقہائے احناف کے ہاں بغیر کسی اختلاف کے مقتدی صرف تحمید کہے گا، تسمیع نہیں، جیساکہ فتاوی عالمگیری میں ہے:"ان کان مقتدیاً یاتی بالتحمید ولا یاتی بالتسمیع بلا خلاف" یعنی ائمہ کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ مقتدی

صرف اللھم ربنالک الحمد کہے گا،سمع اللہ لمن حمدہ نہیں کہے گا۔

(الفتاوی الھندیۃ،جلد1،صفحہ74،مطبوعہ پشاور)

فتح القدیر میں ہے:”واتّفقوا ان المؤتمّ لا یذکر التسمیع“ یعنی فقہائے احناف کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مقتدی سمع اللہ لمن حمدہ نہیں کہے گا۔

(فتح القدیر،جلد1،صفحہ460،مطبوعہ کوئٹہ)

نہر الفائق میں ہے:”اما اکتفاء المؤتم فبالاجماع ای: بین الامام وصاحبیہ علی الظاھر“یعنی ظاہر الروایہ کے مطابق امام اعظم اور صاحبین علیہم الرحمۃ کے نزدیک بالاجماع مقتدی صرف تحمید یعنی اللھمّ ربّنا و لک الحمد ہی کہے گا۔

(النہر الفائق شرح کنز الدقائق،جلد1،صفحہ215،مطبوعہ کراچی)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:”رکوع سے اٹھنے میں امام کے لیے سمع اللہ لمن حمدہ کہنا اور مقتدی کے لیے اللھمّ ربّنا و لک الحمد کہنا اور منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے۔“

(بہار شریعت،جلد1،حصہ3،صفحہ527،مکتبۃ المدینہ،کراچی)